171981 - یھوہ کے گواہ کون ہیں اور اس فرقہ کی جانب منسوب مسلمان کی بیوی کا حکم کیا ہے ؟

سوال

میری بیوی یہودیوں کے " شہود یھوہ " نامی گروہ سے تعلق رکھتی ہے، میں نے اسے کئی بار اسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی لیکن اس نے قبول نہیں کی، اس سے میرا ایك سالہ بچہ بھی ہے، دین کے علاوہ میری ہر بات تسلیم کرتی ہے تو کیا مجھے اسے اپنی بیوی بنائے رکھنا چاہیے ہو سکتا ہے میری دعوت سے وہ دین اسلام قبول کر ہی لے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

یھوہ عبری زبان میں رب کا نام ہے، اور اس گروہ کو " برج المراقبہ " یعنی نگران برج بھی کہا جاتا ہے.

" شھود یھوہ " نامی گروہ کے پیروکار جو اپنے آپ کو نصاری تصور کرتے ہیں، لیکن واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ نصاری اس گروہ سے برات کا اظہار کرتے ہیں، اور بعض نصاری ت وانہیں بدعتی خیال کرتے ہیں، اور کچھ انہیں کافر قرار دیتے ہیں!

انہیں کافر قرار دینے کا سبب یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عیسی علیہ السلام کو اللہ تسلیم نہیں کرتے، اگرچہ وہ معبودوں میں سے اسے ایك معبود تصور ضرور کرتے ہیں، یعنی یہ دوسرے درجہ کا الہ مانتے ہیں، اللہ ایسے عقیدہ سے محفوظ رکھے.

اسی طرح اس گروہ لوگ باقی نصاری کو کافر کہتے ہیں حتی کہ اس گروہ کے ہاں حرام کاموں کی فہرست میں " چرچ جانا بھی شامل ہے؛ اور یہ ہر ایك دوسرے کو الزام دیتے ہیں کہ ان کے پاس انجیل کا تحریف شدہ اور نقلی نسخہ ہے.

ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ تنظیم یہودیوں کے شکنجہ میں جکڑی ہوئی ہے اور یہودیوں کے ماتحت ہے، اور یہودیوں کے عقائد و افکار کی آبیاری کرتی ہے، خاص کر دنیا کے خاتمہ کے لیے، انہوں نے جو دنیا کے خاتمہ کے جو دعوے کیے اس کا جھوٹ سامنے آ چکا ہے، اس کے باعث ان کے دین سے بہت ساری جماعتیں نکل کر ان کے افکار کو ترک کر چکی ہیں.

ان كے عقائد ميں شامل ہے كہ عيسى بن مريم عليہ السلام اللہ كى سب سے عظيم اور پہلى مخلوق ہيں، اس ليے كہ انہوں نے اللہ كى اطاعت و فرمانبردارى كى لہذا يہ الہ بننے كے مستحق ٹھرے! اور انہوں نے ہى مخلوقات كو پيدا كيا! اور وہ آسمان ميں ميخائيل نامى ايك فرشتہ ہيں جو باقى سب فرشتوں كا سردار ہے، اور زمين ميں يسوع مسيح كے نام سے بشر ہيں!

اسى طرح ان كا عقيدہ ہے كہ ان كى تنظيم كا كميٹى اللہ كى جانب سے اختيار كى جاتى ہے! اور يہ تنظيم ہى اللہ تعالى كى تعليمات لوگوں تك پہنچانے كے ليے واحد چينل ہے.

اس ليے ان اور باقى نصارى پر كافر كا حكم لگانے كے اعتبار سے كوئى فرق نہيں، يہ سب نصرانى فرقے اور گروہ اللہ كے ساتھ اور بت پرستى و وثنيت كے عقائد پر مشتمل ہيں.

اس ليے كہ " شہود يھوہ " نامى فرقہ نصرانيت كى طرف منسوب ہے اور ان كا دينى مرجع انجيل ہے تو يہ نصرانى فرقہ ہوا اور انہيں بھى وہى احكام ديے جائيں گے جو باقى نصارى كو ديے جاتے ہيں.

الموسوعة الميسرة في الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة ميں " شہود يھوہ " نامى گروہ كى تعريف اس طرح كى گئى ہے:

" يہ دينى اور سياسى عالمى تنظيم ہے، جو خفيہ تنظيم اور اعلانيہ فكر و سوچ پر قائم ہے، انيسويں صدى كے نصف ميں امريكہ منظر عام پر آئى، جيسا كہ اس تنظيم كا دعوى ہے كہ يہ نصرانى تنظيم ہے، اور واقعات اس كى تائيد كرتے ہيں كہ يہ يہوديوں كے كنٹرول ميں ہے، اور يہوديوں كے ليے كام كرتى ہے، اور شہود يھوہ كے ساتھ ساتھ " نئى عالمى جماعت " كے نام سے جانى جاتى ہے، يہ " 1931 " ميں منظر عام پر آئى اور امريكہ ميں اسے منظر عام پر آنے سے قبل ہے " 1884 " ميں اسے سركارى طور پر تسليم كر ليا گيا تھا " انتہى

ديكھيں: الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاہب و الاحزاب المعاصرة (2 / 658).

اور اسى كتاب ميں يہ بھى درج ہے:

" ايك خاص فہم كے اعتبار سے اسے خاص نصرانى فرقہ شمار كرنا ممكن ہے، ليكن يہ لوگ واضح طور پر يہوديوں كے زير اثر ہيں، اور بالجملہ يہوديوں كے عقائد ركھتے اور يہوديوں كے اہداف كے ليے كام كرتے ہيں.

يہ قديم فلاسفہ اور خاص كر يونانيوں كے افكار سے متاثر ہيں، ان كا اسرائيل اور يہوديوں عالمى تنظيموں مثلا ماسونى وغيرہ سے خاص تعلق ہے.

اس كے علاوہ ان كے انٹرنيشنل مشنرى اور كيمونسٹ تنظيموں سے بھى تعلق ہيں " انتہى

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان و المذاہب و الاحزاب المعاصرۃ (2 / 660).

دوم:

اکثر علماء کرام کے قول کے مطابق اس نصرانی عورت سے شادی جائز ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرطیں ان شروط کو دیکھنے کے لیے آپ (95572) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ شرط نہیں کہ شادی کے بعد وہ عورت مسلمان ہو، بلکہ اپنے عقیدے پر رہتے ہوئے بھی یہ عقد باقی رہےگا، لیکن ہم مسلمانوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ غیر مسلم عورت سے شادی مت کریں، بلکہ وہ مسلمان عورتوں میں سے ہی بہتر اور اچھی بیویاں اختیار کریں.

کیونکہ شادی میں بیوی کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس نے اپنی عزت اور خاوند کے گھر اور بچوں کی تربیت کرنا ہوتی ہے، یہ عظیم کام ایك صالحہ اور مستقیم مسلمان عورت ہی صحیح طرح سرانجام دے سکتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت کرنے والی ہو.

میرے سائل بھائی معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس عورت کے ساتھ ہی آپ کا رہنا اور اسے بیوی بنائے رکھنا ہی مصلحت ہے تو پھر آپ اسے بیوی بنائے رکھیں، اور اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر اور آپ کی اولاد کو خراب کر دیگی تو پھر آپ اس سے کنارہ کش ہو جائیں، اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کا انجام خطرناك ہے، اس میں سے چند ایك اشیاء کا ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں ذکر کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

(12283) اور (20227) اور (44695).

لیکن آپ کو طلاق دینے سے قبل اپنے بیٹے کے متعلق بیوی سے احتیاط کرنی چاہیے، اسے آپ طلاق کے بعد بیٹے کی پرورش و تربیت کا حق مت دیں، یا پھر اسے کفریہ ممالك میں بھی ساتھ نہ لے جانے دیں؛ کیونکہ اس طرح آپ بیٹے کو ضائع کر دیں گے، اور اس کا دین خراب کر بیٹھیں گے.

واللہ اعلم .